بارش کی وجہ سے قبر گر جائے تو کیسے ٹھیک کریں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میری والدہ مرحومہ کی قبر پنجاب میں ہے اور ابھی حالیہ بارش کی وجہ سے قبر اندر دب چکی ہے اور کچھ سلیں ٹوٹ بھی چکیں ہیں تو کیا ایسی قبر کو کھول کر دوبارہ ٹھیک کیا جاسکتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حکم شریعت یہ ہے کہ بلاعذر شرعی قبر کھولنا ناجائز و حرام ہے اور قبر کا دب جانا یا اس میں پانی جانا یہ کھولنے کے لئے عذر نہیں۔ قبر کھولنے کے اعذار شریعت میں یہ بیان کئے ہیں۔ مثلا: کسی کی زمین میں بغیر مالک کی اجازت کے دفن کر دیا گیا اور مالک اس پر راضی نہیں یا غصب کیے ہوئے کپڑے میں دفن کیا یا کسی کا مال قبر میں رہ گیا اور مال والا اس کا تقاضا کر رہا ہو، ان اعذار کے علاوہ قبر کھولنا جائز نہیں ہے۔

مسئلے کا حل: سلیں ٹوٹنے کی وجہ سے یا پانی جانے سے جہاں سے قبر دب یا بیٹھ چکی ہو، اس جگہ پر مٹی ڈال دیں اور وہ سوراخ یا گڑھے بند کر دیں اس صورت میں قبر کھولنے کی اجازت نہیں۔

اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا: "کہ قدیم قبر اگر کسی وجہ سے کھل جائے یعنی اس کی مٹی الگ ہو جائے اور مردہ کی ہڈیاں وغیرہ ظاہر ہونے لگیں تو اس صورت میں قبر کو مٹی دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کس صورت سے دینا چاہیئے؟ بینوا توجروا بالدلیل" آپ جواباً فرماتے ہیں: "اس صورت میں اُسے مٹی دینا فقط جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے کہ سترِ مسلم لازم ہے۔

"وقد انکشفت قدم لما انھدم جدار الحجرة الشریفة فی زمان الولید ففزع الناس وظنوا انھا قدم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فما وجدوا احدا یعلم ذٰلک حتی قال لھم عروۃ لا واللہ ما ھی قدم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ

وسلم ماھی الا قدم عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کمافی صحیح البخاری عن ھشام عن ابیہ واخراج ابن زبالۃ وغیرہ ان قال عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ لمن امرہ ببناء الحائط ان غط مارأیت ففعلہ"

یعنی ولید کے زمانے میں جب روضہ پاک کی دیوار منہدم ہوئی تو ایک قدم کھل گیا جس سے لوگ گھبرا اٹھے، انھیں گمان ہوا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے۔ انھیں کوئی ایسا آدمی نہیں ملا جو اس سے آگاہ ہو یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، بخدا یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم نہیں، یہ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی قدم ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہشام بن عروہ سے مروی ہے وہ اپنے والد سے راوی ہیں اور ابن زبالہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جس کو دیوار تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا اس سے فرمایا جو تم نے دیکھا اُسے چھپا دو، اس نے تعمیل کی۔

اور اس بارے میں کوئی صورت بیان میں نہ آئی ستر لازم ہے اور کشف ممنوع، اس طرح چھپائیں کہ زیادہ نہ کھولنا پڑے۔ واللہ تعالیٰ اعلم" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 403، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "میت کو دفن کرنے کے بعد پھر قبر کو کھودنا جائز نہیں مگر جب کہ کسی آدمی کے حق کے لیے کھودنا ہو مثلا زمین مغصوب میں دفن کیا گیا یا دفن کرتے وقت کسی کا مال قبر میں گر پڑا تو ایسی صورت میں قبر کھودنے کی اجازت ہے اور اگر کسی آدمی کا حق اس کے ساتھ متعلق نہ ہو تو کھودنا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر بغیر غسل میت کو دفن کر دیا ہو تو نہلانے کے لیے اس کو قبر کھود کر نکالنا درست نہیں۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 326، مکتبہ رضویہ، کراچی)

فقیہ اعظم مولانا ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: "ایک مردہ کے دفن کئے ہوئے کو عرصہ سال کا گزر چکا ہے اب بوجہ بارش یا سیلاب قبر میں پانی داخل ہو گیا ہے، قبر بھی زمین میں دب گئی ہے اور یہ بھی یقین کامل کہ مٹی و پانی باہم مل کر کیچڑ بن گیا ہے اور کیچڑ سے مردہ آلودہ ہو گیا ہے اب اس صورت میں علمائے کرام کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟ مردہ کو قبر سے نکال کر دوسری قبر میں دفن کیا جائے یا اسی قبر پر مٹی ڈال دی جائے" تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "بعد از تکمیل دفن نبش قبر و اخراج میت (قبر کو اکھاڑنے اور میت کو باہر نکالنے) کو حضرات احناف ادام اللہ تعالیٰ فیوضھم و برکاتھم نے ممنوع قرار دیا ہے لہٰذا اوپر سے قبر بنا دی جائے۔ مبسوط، فتاوی قاضیخان، فتاوی عالمگیری، بحر الرائق، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، در المختار، رد المحتار، فتح القدیر و غیرہا اسفارِ مذہب میں ہے

والنظم من مراقی الفلاح ''والنبش حرام حقاللہ تعالی''(یعنی اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے قبر کو اکھاڑنا حرام ہے۔) (فتاوی نوریہ، جلد1، صفحہ 721، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور، اوکاڑہ)

فتاوٰی اجملیہ میں سوال ہوا کہ قبر کے تختے گل سڑ کر کل یا چند دو ایک نکل گئے ہوں تو نئے دوسرے تختے ڈال کر قبر درست کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو جواب میں فرمایا: "قبر کے تختے اگر گل سڑ جائیں تو ان تختوں کو اکھاڑ کر نئے تختے ڈال کر قبر درست کرانا ممنوع ہے بلکہ اس میں جہاں نشیب ہو یا سوراخ ہو جائے تو اس کو مٹی سے بند کر دینا چاہیے۔" (فتاوٰی اجملیہ، جلد2، ص536، مطبوعہ شبیر برادرز)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوحذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-1348

تاریخ اجراء: 20 شوال المکرم 1439ھ/05 جون 2018ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net